منشور محمدی
۱۳۰۶ھ
بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

تورییت بلا توریہ انجیل بتجیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ ربیع الآخر ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار رسیہ اخبار عشر وار رمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

بنگلور مین نو مسلمون کا جم غفیر

ہم سہل انگاری سے بنگلور سے نو مسلمون کی تفصیل اور انکا کچھ مختصر حال جو اور شہرون سے بہت بڑھکر ہے چھوڑتی آئے ہین انشاء اللہ نمبر آیندہ مین تفصیل وار تحریر ہوگا

(چھتر کے میلہ مین)

چھتر کے میلہ مین جو علاقہ بہار مین پٹنہ کے متصل ہوتا ہے مسلمان عالمون فاضلون کی ایک باوقعت مشن اسلام کا وعظ کہنے انجمن اسلامیہ بانکیپور کے طرف سے گئی تھی اور وہان اس مشن کے عالمون نے خوب وعظ کہے جس کی تاثیر سے دو ہندو مسلمان ہوے اس مشن کا مفصل حال بھی آیندہ نمبر مین ہوگا

(حیدرآباد مین)

حیدرآباد لشکر کی مسجد مین ایک عیسائی شرف اسلام سے مشرف ہوا۔

عیسائیون کی کتابین اور رسالی اسلام کی مردمین

(بقیہ)

ضیاء النورین یعنے جواب سالہا پاوری تھامس داس

پاوری تھاکرداس لکھتے ہین قولہ (ب) نفسانی شہوت جو انسانون پر غالب ہوتی ہے اور خصوصاً جب آزمایش مین پڑتے ہین مگر مسیح مین یہ بات ناپدید ہے اس کے لئے کوئی عورت یا عورت کی کوئی حالت آزمایش نہین حسن اور بدصورتی اس کے سامنے یکسان ہے الخ اور حضرت پیغمبر اسلام کی بابت انہین مسخون مین پاوری صاحب لکھتے ہین کہ (ب) نفسانی شہوت جو انسان مین ذاتی کہہ سکتے ہین محمد مین

بیشتر ہتی حتی کہ وہ اوسکا ہمیشہ مغلوب ہا ہیل صاحب
لکھتے ہین کہ محمد مثل اور عربون کے شہل ہی سے عورتون
کا عاشق معلوم ہوتا ہے انتہی۔ اور اسکی عورتون
اور لونڈیون کے قصے جو تاریخ محمدی مولفہ پادری
عماد الدین مین مندرج ہین اسکی مثال ہین اور اس
نفسانیت سے جواز کی قرآن مین ہدایتین آئی
ہین چونکہ ان کے بیان سے طبیعت خراب ہوتی
ہے اسلیئے ہم اونکا ذکر نہین کرتے پھر اور دن
کے لئے چار چار کا حکم ہوا اور اپنے لئے سہ چند
روا رکہین یہ ایسی نفسانیت کا برا نمونہ ہے اور
بیشتر شہوت کا شاہد ہے اسبات مین حضرت نے
نہ صرف اپنی تعلیم کی ایک گونہ عملی مخالفت کی
بلکہ خود غرضی کو خوب ثابت کیا اور شہوت رانی
مین اور دن کی شہوت کی ہمواری نہ کی اور دن
کی شہوت کو اپنے برابر بجانا پھر جس مذہب سے
یہ کام پورا کرتے رہے وہ بالکل نفسانیت کے
تدبیرین تہین ہان خود غرضی نفسانیت کی اور
ایسا کرکے محمد نے مسیح کی تعلیم کی تہ کو نہ پایا اور
اوس سے مخالفت دکھائی اور نہ خود ایسا کیا
بلکہ پیرون کو بھی سکہلایا کہ عورتین تمہاری
کھیتی ہین تمہاری وغیرہ الخ۔ اسکا جواب یون
دیا گیا ہے۔ **جواب** باوجود اس قدر زہر
اگلنے کے پادری صاحب فرماتے ہین کہ چونکہ ان کے
بیان سے طبیعت خراب ہوتی ہے اسلیئے ہم اونکا
ذکر نہین کرتے الخ۔ اگر اس سے زیادہ اور کچھ ذکر
کرتے تو مغلظات گالیان ہی دیتے اب جواب بھی
سن لو اگر حضرت عیسی کی افضلیت اسپر منحصر تھی کہ
اہنون نے عورت کو نہ چھوا تو حضرت یحیی اور
بہت سے انبیائے بنی اسرائیل ان سے پیشتر ایسے
ہی گذر چکے تھے اور کسی نے بھی ان کے اس تجرد
کو کوئی فضیلت قرار نہین دیا بلکہ جو سرتاج انبیاء
بنی اسرائیل گذرے ہین جیسے حضرت ابراہیم اور
حضرت موسی اور حضرت داؤد علیہم السلام ان کی
کثرت ازدواجی سے کوئی ناواقف نہین ہے خصوصا
حضرت موسی جن کی شریعت کے سب انبیاء بنی اسرائیل
تابع اور پیرو تھے اور حضرت عیسی سب سے زیادہ اس
شریعت کے احکام بجالانے مین سرگرم تھے ان کی
دو بی بیان تہین ایک حبشی عورت اور دوسری
بی بی صفورہ یوسیفس نے بیان کیا کہ جسوقت موسی
فرعون کی بیٹی کا لڑکا کہلایا گیا اسوقت سپہ
فوج کا سپہ سالار ہوکر اس نے کوشیون کو شکست
دی اور ایک کوشی شاہزادی سے شادی کی
کوئی عجب نہین ہے کہ یہ بات سچ ہو اگرچہ وہ پاک
کتاب مین لکھی نہین گئی (بعینہ نقل از لغت کتاب
مقدس مطبوعہ مرزاپور شن ۱۸۷۸ء صفحہ ۲۵۸)
اور حضرت داؤد جن کے سبب حضرت عیسی نے یہ شرف
پایا کہ خداوند خدا اوس کے باپ داؤد کا تخت
اسے دیگا ان کی کثرت ازدواجی سب سے بڑھکر تھی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی علما کو اپنے مذہب سے
بھی کماحقہ واقفیت نہین ہوتی اور غیر مذہب کی

باتین ہے تحقیق جو ان کے ناعاقبت اندیش برہمون
کی کہانی جاننے والے متعصب محققین نے لکھدی
ہین ان کے سوا اور کچھ نہین جانتے چنانچہ پادری
صاحب فرماتے ہین کہ ہیل صاحب کہتے ہین کہ
محمد مثل اور عربون کے شکل ہی سے عورتون کا
عاشق معلوم ہوتا ہے انتہیٰ. پس اگر یہ عیب ہے
تو نصاری اپنی جورون کو دیبی بہوانی بناکر پوجا
کرتے ہون گے کیا اور سب انبیا علیہم السلام بلکہ
تمام جہان کے باشندے اپنی عورتون کے شکل
سے محبت کی جگہ دشمنی کرتے ہین اسی طرح پادری
عماد الدین نے جو آنحضرت صلعم کی عورتون اور
لونڈیون کے قصے لکھے ان کی عقل بھی آپ کی
عقل سے کچھ متفاوت نہ تھی اور پادری عماد الدین
کی کتابون کے جوابات مین جو ادن کی بیوقوفیان
ظاہر کردی گئین ہین وہ عقوبت الضالین وغیرہ
وغیرہ مین دیکھلو اب اوس فقرہ کا جواب بھی
سُن لو کہ اورون کے لئے چار چار کا حکم ہوا اور
اپنے لئے سہ چند الخ یہ بات پادری صاحب کی
محض ناواقفی مطالب توریت سے ہے یہودیون
مین شریعت کے مطابق چار جورو تین تک کرنیکا
دستور جاری ہے اور ان مین جو مسیح یعنے ممسوح
ہوتا اس کے لئے چھ اور چھ یعنے بارہ
جورو تین کرنے کے واسطے ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸
کے بموجب ان کی شریعت مین فتوی ہے یعنے
سردار قوم کو بارہ جورو تین تک کرنیکی اجازت

ہے اور جب خدا نے اسکی اجازت دی تو اسے لغو
ٹھہرانے والا صریح شیطان سمجھنا چاہیے اور باوجود
اس اجازت اور جواز کے بھی حضرت پیغمبر اسلام
صلعم کی کثرت ازواجی از راہ نفس پروری نہ
تھی کیونکہ جو زمانہ جوانی اور نفس پروری کا ہوتا
ہے وہ تو فقط ایک بی بی کے ساتھ گذر گیا یہان
تک کہ پچاس برس کے سن تک کوئی دوسری
زوجہ نہین کی مگر اولاد زندہ نہ رہنے کے سبب
توقع پسر مین چند ازواج کی نوبت آئی اور یہ
کثرت ازواجی بھی اکابر نصاری کی خاطر سے ہوئی
چنانچہ ماریہ قبطیہ کے کوائف پر غور کرلو جسے نصاری
بادشاہ مصر نے آنحضرت صلعم کے پاس بطور ہدیہ
بھیجا تھا لیکن اس گئی گذری عقل کے پادری
صاحب سے پوچھنا چاہیے کہ مذہب کی صداقت اور
بطلان کی بحث مین کثرت ازواجی کو جسکا جواز
خدا کے کلام سے ثابت ہے پیش کرنے کی کیا وجہ
ہے کیا حضرت عیسیٰ کا مجرد رہنا کوئی دین و ایمان
کی بات تھی اور کیا حضرت ابراہیم اور حضرت
موسیٰ کا ایک سے زیادہ بی بی رکھنا کچھ خلل دین
کا باعث ہوا اور یہ کیونکر معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ
شادی مطلق نہ کرتے اور یہ انہون نے کب کہا کہ
مین کبھی شادی نہ کرون گا کیونکہ تیئیس برس کے
سن تک تو لوگ یون ہی کثر مجرد رہتے ہین خاصکر
ایسی تنگ حالی مین جیسی کہ حضرت عیسیٰ کو تھی اگر سو
برس کے سن تک شادی نہ کی تو اس سے یہ استنباط

نہین ہو سکتا ہے کہ اس سے بعد بھی اگر وہ دنیا مین رہتے
شادی نہ کرتے۔ باقی آیندہ

بٹالہ مین مسلمان اور عیسائی کا مباحثہ

انجمن حمایت اسلام لاہور جس کے کارگذاریان اسلام کے اشاعت مین مشتہر عالم ہین اور جس نے بہت سے کارہائے نمایان اسلام کی اشاعت وحمایت اور مسلمان لڑکون اور لڑکیون کی مذہبی تعلیم سے انتظام کا بیڑا اوٹھایا اور مفلس اور یتیم مسلمان بچون کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی اجراء مین بہت سعی اور کوشش کی اور کر رہی ہے۔ اسنے ان سب سے علاوہ یہ بھی کیا کہ انجمن کے طرف سے تنخواہ کے واعظین اور مباحث مقرر کرکے پنجاب کے اطراف واکناف مین جہان جہان عیسائیون کا غلو دیکھا جیسے جب انجمن کے واعظ مولوی سید احمد علی صاحب بٹالہ پہونچے تو ان کا اور پادری وائٹ برخت صاحب کا جن پر نور افشان کو بڑا فخر اور ناز ہے مناظرہ قرار پایا جسکو ہم اس جگہ تحریر کرتے ہین۔

بٹالہ ضلع گورداسپور مین مولوی سید احمد علی صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام لاہور اور پادری وائٹ برخت صاحب کا مناظرہ

مولوی صاحب تثلیث جو کہ عیسائی دین کا اصل اصول ہے اوسکا کیا ثبوت ہے۔

پادری صاحب جواب تثلیث کا ثبوت ہمارے پاس نقلی ہے یعنے کتاب اللہ سے ثابت ہے۔

مولوی صاحب تثلیث کتاب اللہ سے یعنے توریت سے ثابت ہے۔

پادری صاحب توریت مین تثلیث کا ذکر نہین ہے پر اناجیل وغیرہ مین ہے۔

م۔ صرف توحید سے ماننے والون کو بھی نجات ملنی آپ کے نزدیک ممکن ہے یا نہین۔

پ۔ صرف توحید سے ماننے والے کو نجات ملنا ہمارے نزدیک غیر ممکن ہے۔

م۔ انبیائے سابقین اور ان کی امت کی نجات کیسے ہوئی کیونکہ انھون نے اور ان کی امت نے تثلیث کو نہین مانا۔

پ۔ انپر تثلیث ظاہر نہین کی گئی اس سبب سے وہ معذور رہے خداوند مسیح نے جبکہ اس مسئلہ کو ظاہر کیا اب اس مسئلہ کا ماننا ضرور ہے۔

م۔ تثلیث نقیض توحید کی ہے تمام نبیون سے برخلاف حضرت مسیح نے کیسے تثلیث کی تعلیم دی۔

پ تثلیث توحید کی نقیض نہین اصل مسئلہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید ہے پس اس مسئلہ سے ابتدا مین صرف توحید کا اظہار کیا گیا جب کہ توحید خوب سمجھ لی گئی تب تثلیث بھی ظاہر کی گئی توحید موسیٰ کی معرفت ظاہر ہوئی اور تثلیث عیسیٰ مسیح کے وسیلہ۔

م - ہمنے اناجیل وغیرہ کو خوب غورسے دیکھا ہے ان مین
بھی بجز توحید کے تثلیث کا کہین ذکر نہین یہ صرف آپ
لوگون کا خیال وگمان ہے چنانچہ آپ کی نماز کی کتاب
مین تثلیث کے عقیدہ پر آتھانا سیس کا نام ہے کہ اس
نے ایجاد کیا ہے۔

پ مقدس اتھانا سیس عقیدہ تثلیث کا ایجاد کرنے
والا نہین ہے اس نے صرف عقیدہ تثلیث کو جمع کیا
ہے اور خداوند مسیح نے خود تثلیث کی تعلیم دی ہے

م تثلیث کے تین اقنوم باپ بیٹا روح القدس
یہ تینون اقنوم کیا ہین یعنے باپ خداوند تعالی ہے
اقنوم ثانی و اقنوم ثالث اقنوم اول کے جزو ہین
یا یہ بھی پورے مستقل خدا ہین۔

پ اقنوم ثالث اور اقنوم ثانی بھی خدائے
کامل ہین۔

م پس تین خدائے کامل ایکی تعریر سے ثابت ہین
تو اس صورت مین توحید حقیقی جاتی رہی تثلیث
باقی رہی پس ان تینون کو جو آپ ایک کہتے ہو تو
یہ توحید حقیقی نہین پس آپ فرمائے کیا توحید
مجازی اور تثلیث حقیقی آپ نے مانی ہے۔

پ ہم توحید بھی حقیقی اور تثلیث بھی حقیقی مانتے
ہین پر اس مسئلہ مین جو ثبوت دیسکتے ہین کتاب
اللہ سے ثابت کرسکتے ہین عقلی دلیل سے نہین کیونکہ
دین کی بہت باتین ایسی ہین کہ وہان عقل پہونچ
نہین سکتی صرف وہ باتین تقلیداً ماننی چاہئین۔

م جو باتین کہ دین کی اصل اصول ہین وہ ایسی نہین
کہ سمجھے بوجھے منوائی گئی ہون وہ باتین بہت
صاف صاف ہوتی ہین کہ جسے تھوڑی سی بھی سمجھ
ہو وہ سمجھ لے ورنہ تکلیف مالایطاق لازم آویگی
پس ہم لوگ تثلیث کو سمجھتے ہین اور جو غور کرے
سمجھ سکتا ہے تکلیف مالایطاق اوسوقت لازم
آوے کہ جب کسی نے اسے سمجھا ہی نہو۔

م یہ تو آپ نے خوب فرمایا کہ ہم لوگ تثلیث کو
سمجھتے ہین اگر ایسا ہی ہے تو ضرور اورون کو بھی
سمجھانے کی قوت ہونی چاہئے۔

پ ہم اناجیل وغیرہ سے اسکی سند دے سکتے ہین
اور اناجیل کو آپ بھی مانتے ہو کیونکہ آپکے قرآن
مین لکھا ہے کہ انجیل خدا کا کلام ہے۔ پس آپکے
واسطے انجیل کی سند کافی ہے۔

م موجودہ اناجیل وغیرہ ہمارے نزدیک کلام خدا
نہین اور ان مین جو کچھ کہ لکھا ہے وہ سبھی ہمارے
واسطے واجب التسلیم نہین ہان اگر اناجیل وغیرہ
کو منزل من اللہ ثابت کرو اور پھر تحریف وتبدیل
سے بھی مبرا اور منزہ ثابت کرو تب ان کی ہر ایک
روایت ہم کو ماننی لازم ہوگی چونکہ آپ دلیل
عقلی سے تثلیث کو ثابت نہین کرسکتے اچھا ان
اناجیل سے ہی ظاہر کیجئے کہ تثلیث کا ذکر صاف صاف
اناجیل مین کہان ہے۔

پ دیکھو انجیل متی کے ۲۸ باب ۱۹ آیت مین
مسیح اپنے شاگردون کو فرماتا ہے تم جاکر سب قومون
کو شاگرد کرو اور انہین باپ بیٹے اور روح القدس

کے نام سے بپتسمہ دو اس کلام مین صاف اشارہ تثلیث کا
ہے کہ مسیح نے اپنے نام کو باپ اور روح القدس کے نام
کے ساتھ مساوی فرمایا۔

م اس عبارت مین تثلیث کا کچھہ ثبوت نہین تثلیث کا
ثبوت تب ہوتا کہ مسیح فرماتے کہ خدا اور مین اور روح
القدس برابر ہین حالانکہ مسیح نے ایسا نہین فرمایا دیکھو
انجیل مین حضرت مسیح کا فرمان ہے کہ میرا باپ مجھسے بزرگ
ہے پھر روح القدس کے حق مین فرمایا کہ جو کوی ابن
آدم کے حق مین برا کہے اسے معاف کیا جاویگا پر جو
روح القدس کے حق مین برا کہے اسے ہرگز معاف
نہ ہوگا اس جہان مین نہ اوس جہان مین انجیل متی
۱۲ باب کی ۳۲ آیت ان دونون عبارتون سے
ثابت ہے کہ مسیح کو خدا اور روح قدس سے کسیطرح
مساوات نہین۔

پ اقنوم اب یعنے خدا باپ کی الوہیت مین تو
آپ کو ہم سے اتفاق ہے رہی اقنوم ابن کی الوہیت
اس سے آپکو انکار ہے پس اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔

م اقنوم ابن کی الوہیت ثابت کیجئے۔

پ اناجیل مین بارہا مسیح نے خدا کو باپ کہا ہے
اور وہ خدا کے بیٹے کہلائے ہین۔

م توریت و اناجیل وغیرہ مین اور بہت لوگ خدا
کے بیٹے کہلائے ہین چنانچہ کتاب پیدایش کے ۶ باب
مین آدم کے نیک فرزندون کو خدا کا بیٹا لکھا
ہے پھر کتاب خروج کے ۴ باب کی ۲۲ آیت مین
سرائیل کو خدا کا پلوٹھا بیٹا کہا ہے کتاب استثنا
کے ۳۲ باب کی ۱۹ آیت مین بنی اسرائیل سے تمام مرد
زن کو حتی کہ گنہگار اور خطاکار دن کو بھی خدا کا فرزند
لکھا ہے اور زبور کے ۲ باب مین حضرت داؤد کو خدا
کا فرزند کہا ہے اور ۸۲ زبور کی اول آیت مین خدا
نے قاضیون کو خدا کہا ہے اور ۶ آیت مین تمام انسان
یہود خدا کے فرزند کہلائے ہین کتاب یشعیاہ کے
۶۳ باب آیت ۱۶ مین حضرت یشعیاہ نبی خدا کو باپ
کہتے ہین پھر اناجیل اربعہ مین بہت جگہ حوارئین مسیح
بفرمان مسیح علیہ السلام خدا کے فرزند کہلائے ہین
پس اس لفظ سے اگر خدائی ثابت ہے تو مسیح ہی کی
کیا خصوصیت ہے جتنے فرزند کہلائے ہین سب الوہیت
مین شریک ہین یہ کیا انصاف ہے کہ آپ اہنین خدا نہین
جانتے کیا یہ ہوسکتا ہی کہ باپ کا درجہ ایک ہی
فرزند کو ملے اور اور فرزند اوس سے محروم رہین
پ مسیح نے جو لفظ اپنی نسبت کہا ہے وہ لفظ اوس
لفظ سے جو اورون کو بولا برحکر ہے۔

م جو لفظ مسیح کے حق مین ہے وہ اورون سے کیا
برحکر ہے۔

پ یہودی لوگ جن معنون مین خدا کے بیٹے کہلاتے
تھے اگر عیسی اونہین معنون مین اپنے تئین ابن اللہ
کہتا تو یہودی اوسے صلیب نہ دیتے پس یہودیون
کا مخالفت کرنا دلیل اس امر کی ہے کہ اسکا دعوی ان کے
دعوے سے برحکر تہا اور وہ دعوی یہی تہا کہ مین خدا کا حقیقی
فرزند ہون تسپر یہودیون نے اسپر کفر کا جرم قایم کرکر اسے
صلیب دی۔ باقی آیندہ۔

پیشینگوئی

موسی کی کتاب کے ۱۸ باب کی آیت ۱۵ مین ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میری مانند ایک نبی قایم کریگا تم اوس کی طرف کان دھریو پھر ۱۸ - آیت مین کہا ہے کہ مین اون کے لئے ان کے بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی قایم کرون گا اور اپنا کلام اوس کے مونھہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ ان سے کہیگا - استثنا ۱۸ باب ۱۵ مین تیرے ہی درمیان کا لفظ جو مرقوم ہے یہ کئے دلیلون سے الحاقی ثابت ہے اول یہ کہ اعمال ۳ باب ۲۲ مین پطرس حواری کے نہ زبانی اور اعمال ۷ باب ۳۷ مین استیفان کی زبانی جو آیت منقول ہے ان دونون مقامون مین تیرے ہی درمیان کا لفظ نہین ہے اگر آیت مین یہ لفظ دراصل ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ پطرس یا استیفان دونون اوسکا مطلق ذکر نہ کرتے - دوسرے یہ کہ نہ صرف یہی کہ انجیل سے توریت مین اتنی عبارت زیادہ ہے توریت کے ترجمہ سپتواجنٹ مین بھی تیرے ہی درمیان کا لفظ نہین ہے تیسرے یہ کہ استثنا ۱۸ باب ۱۸ مین جو حضرت موسی کی زبانی یہ آیت مذکور ہوی وہان بھی درمیان کا لفظ نہین ہے پس اگر یہ لفظ اصل مین ہوتا تو کیونکر ممکن تھا کہ حضرت موسی تبلیغ رسالت مین کچھہ کمی و بیشی کرتے اس سے ظاہر ہے کہ جب اس آیت کا مطلب بنی اسماعیل کے طرف ظاہر ہونے لگا تب وضع دخل کیواسطے یہ لفظ درمیان کا زیادہ کیا گیا کیونکہ تیرے بھائیون کا لفظ بنی اسرائیل کے لئے مخصوص نہ تھا گنتی ۲۰ باب ۱۴ و استثنا ۲ باب ۴ مین دو جگہہ آدمیون کو بنی اسرائیل کے بھائی لکھا ہی اور پیدایش ۱۶ باب ۱۲ مین بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کے بھائی لکھا ہے اور اسی طرح پیدایش ۲۵ باب ۱۸ مین بھی ہے اس سے سوا اتنی باتون مین حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام حضرت موسی علیہ السلام کے مانند تھے -

۱ - حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا	جیسے حضرت موسی نے جہاد کیا تھا خروج ۱۷ باب ۸ - ۱۶ گنتی ۲۱ باب ۲۳ و ۲۵ - اور ۳۱ باب استثنا اول باب ۳ -
۲ - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت نازل ہوی -	جیسے حضرت موسی پر خروج ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ باب استثنا ۳۰ باب ۱۰ -
۳ - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے فیصل کرتے تھے -	جیسے حضرت موسی حروج ۱۸ باب ۱۳ - ۲۶ اعمال ۷ باب ۳۵ -
۴ - حضرت صلعم نے مدینہ مین ہجرت کی -	جیسے حضرت موسی نے مدیان مین خروج ۱۶ باب ۱ -
۵ - حضرت صلعم نے معراج مین اکیلے خدا سے کلام کیا -	جیسے حضرت موسی نے طور پر خروج ۱۹ باب ۲۰ -

۶۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو انگشت شہادت اوٹھا کر دو ٹکڑے کیا۔

جیسے حضرت موسیٰ نے عصا اوٹھا کر بحر قلزم کو دو حصہ کیا خروج ۱۴ باب ۱۶ و ۲۱۔

اور یہ عجب بات ہے کہ دریا کو چاند سے مناسبت ہے چنانچہ سمندر چاند کی ترقی کے ساتھ جوش مین رہتا ہے اور بڑہتا ہے لیکن اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بلند ظاہر ہوتا ہی اور اوس کے مقابل مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کمال فروتنی ظاہر ہوتی ہے یعنے جسطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معراج طور پر تھا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معراج عرش سے بھی بلند تر تھا اسی طرح حضرت موسیٰ کا یہ معجزہ زمین پر ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ آسمان پر ہوا۔ حضرت موسیٰ کو تو عصا کا سہارا تھا اور یہان صرف انگلی کا اشارہ تھا[۵]

موکب جادہ ہمسر کہکشان کا
تفاوت ہے زمین و آسمان کا

چونکہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معجزہ دکھایا تو ضرور ہوا کہ بہ نظر امتیاز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ پر اوسے

۷۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون سے پانی کی سوت جاری ہوی۔

جیسے حضرت موسیٰ[ع] نے چٹان سے پانی نکالا تھا۔ خروج ۱۷ باب گنتی ۲۰ باب[۱۱]۔ اول قرنتیون ۱۰ باب ۱۴[۱]

تفوق ہو۔ ؎ اولین نسخہ گرچہ چست بود
آخرین بہتر از نخست بود

یہی سبب ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ میرے وقت مین ہوتے تو میری پیروی کرتے جیساکہ مشکوٰۃ مین دارمی سے منقول ہے بروایت جابر (اعجاز قرآن صفحہ ۱۴۱[۱۰])

---

[۵] یہ معجزہ حضرت سے کئی بار ہوا ہے کذا فی مدارج النبوۃ چونکہ ابر یا چٹان سے پانی نکلنا خلاف عادت نہین ہے مگر انگلیون سے پانی کا نکلنا معجزۂ عظیم ہے از قرۃ العیون شرح سرور المحزون جلد ۱ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۴ و حصہ سوم مطبوعہ ۱۲۹۵ ہجری صفحہ ۱۹۔

[۱۰] صفحہ ۹۱ اگر کوی کہے کہ حضرت ابراہیم نے بھی ہجرت کی تھی تو جواب یہ ہی کہ حضرت ابراہیم موسیٰ سے بیشتر تھے اور یہ پیشگوئی اسکے لئے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہو۔ ۱۲۔

[۱۱] صفحہ ۹۱ اگر کوی کہے کہ حضرت ابراہیم نے بھی ہجرت کی تھی تو جواب یہ ہی کہ حضرت ابراہیم موسیٰ سے بیشتر تھے اور یہ پیشگوئی اسکے لئے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہو۔ ۱۲۔

التماس

باوجود التماس مکرر سہ کرر کے ابتک اکثر اصحاب نے ترسیل زر بقایا اور پیشگی پر توجہ نہین کی امید ہے کہ بہت جلد وہ اصحاب جن کے ذمہ قیمت سالہاے گذشتہ کی باقی ہے اور جنہون نے پرچہ پہنچنے کے ساتھ قیمت بھیجنے کے وعدے اخبار جاری کروایا ہے اپنے اپنے حق واجب الادا کو ادا کرکے ممنون کرینگے اور باقی اصحاب پیشگی سال حال سے مشکور فرماوین گے۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔